باغِ نبی کی چھاؤں میں لطفِ بہار لیں

پروفیسر عراق رضا زیدی

پہلے یہ شرط ہے کہ سُر اپنا سنوار لیں
پھر خار جا کے پھولوں سے اذنِ بہار لیں

ساقی سے وہ شراب ولا بے شمار لیں
ہو جائیں پی کے مست تو عقبیٰ سنوار لیں

تطہیر کی فضا میں ہیں معصومیت کے پھول
باغِ نبی کی چھاؤں میں لطفِ بہار لیں

جنّت کی آرزو ہو نہ دوزخ کا خوف ہو
دو دن گزارنا ہیں تو ایسے گزار لیں

اہل کتاب سے ہے جو وحدانیت پہ بحث
حکم خدا سے اب یہ نبی اختیار لیں

ابنائنا و انفسنا اور نسائنا
ان تین انتخاب سے خود کو گزار لیں

اس انتخاب کی بھی ضرورت نہ ہو کوئی
گر مصطفیٰ کساء یمن ہی اتار لیں

چادر سے ہے یمن کی حدیثِ کساء کا فیض
قرائت میں جس کی سب کی دعائیں قرار لیں

سائے میں جس کے آنے کو اذنِ خدا کے ساتھ
جبریل آسمان سے خود کو اتار لیں

ابنائنا میں صرف حسینؑ و حسنؑ ملے
اور اب نسائنا کی خبر رشتہ دار لیں

لو عورتوں میں ہوگیا زہرا(س) کا انتخاب
اب دل کی خواہشوں کو سبھی دل میں مار لیں

ایک نفس کی ہے اور ضرورت رسولؐ کو
موقع ہے کہئے یاروں سے بازی وہ مار لیں

تلوار کی یہاں ہے ضرورت نہ جنگ کی — کرنا ہے بددعا ہی تو منہ اور مارلیں
یہ کام، کام آئیگا بن جائیگا سند — جنگوں میں بگڑی بات بنالیں سنوار لیں
خیبر کے مثل سب کے دھڑک تو رہے ہیں دل — مولا علیؑ یہاں پہ بھی بازی نہ مارلیں
یاروں کو جس کا ڈر تھا وہی آخرش ہوا — بولے نبی یہ کام شہ ذوالفقار لیں
جائیں مباہلہ کو مرے نفس کی طرح — اس فتح کا مزہ بھی مرے جاں نثار لیں
محور بنارہا ہے خدا صادقین کا — مولاؑ ذرا بتول(س) کا صدقہ اتارلیں
یہ جنگ تیر و تیغ و سناں کی نہیں ہے جنگ — بس دشمنوں سے کہئے کہ سیرت نکھار لیں
کیا بد دعا کو ہاتھ اٹھائیں گے وہ بھلا — دشمن کو جو ارادہ لعنت سے مار لیں
اچھا مباہلے کو وہ جاتے ہیں پنجتن — ہوش و حواس خوب یہ راہب سنوار لیں
آرائش آج دین پیمبرؐ کو چاہئے — زہرا(س) خدا کے واسطے گیسو سنوار لیں
دیکھا جو راہبوں نے تو مبہوت ہوگئے — بولے اگر یہ چاہیں تو تارے اتار لیں
سچ ہیں یہ جو چاہیں زمیں، آسماں بنے — چاہیں تو آسماں کو زمیں پر اتار لیں
جھوٹے ہیں ہم شکستہ بھی پر ڈھیٹ تو نہیں — جزیہ جو ہم سے چاہیں رسول کبار لیں
دوزخ اسی لئے تو خدا نے بنائی ہے — امت کے لوگ اجرِ رسالت نہ مار لیں
عید مباہلہ ہے عجب جشنِ فتح ہے — ہوکر شریک آدمی عقبیٰ سنوار لیں